اعلیحضرت امام احمد رضا کا ۷۵ واں سالانہ عرس ۲۵ صفر ۱۴۱۵ھ۔ رضا اکیڈمی بمبئی ۳

RAZA OFFSET, Bombay-3 • Tel: 371 23 13

سلسلۂ اشاعت نمبر ۷۰

۹۲/۸۶ء

العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ

جلد ششم

مصنفہ

مجدد دین وملت

اعلحضرت امام احمد رضا قادری بریلوی رضی اللہ تعالی عنہ

بفیض

تاجدار اہل سنت شہزادۂ اعلحضرت

حضور مفتی اعظم علامہ الحاج الشاہ محمد مصطفی رضا خان قادری نوری رضی اللہ تعالی عنہ

ناشر

رضا اکیڈمی بمبئی

۱۳۰ ارعلی عمر اسٹریٹ، بمبئی ۳

Butt

سلسلۂ اشاعت نمبر ——— (۷۰)

نام کتاب ——— العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ جلد ششم

تصنیف لطیف ——— سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد اعظم امام احمد رضا قدس سرہٗ

سن طباعت ——— ۲۵ صفر المظفر ۱۴۱۵ھ / اگست ۱۹۹۴ء

ناشر ——— رضا اکیڈمی بمبئی ۳

مطبوعہ ——— رضا آفسیٹ بمبئی ۳

سول ایجنٹ

نیو سلور بک ایجنسی

۱۴ محمد علی بلڈنگ، بھنڈی بازار، بمبئی ۳

ٹیلیفون: ۳۷۱ ۸۹ ۷۰ / ۳۷۱ ۵۸ ۶۸

Rs. 220/-

مسئلہ از سرائے چھبیلہ ضلع بلند شہر مرسلہ راحت اللہ صاحب امام مسجد جامع ۱۹ رمضان ۱۳۳۸ھ

زید کہتا ہے کہ سود کے معنی اور ہیں اور بیاج کے معنی اور ہم بہت نہیں لیتے ہیں اور کھلم کھلا سود کھاتا ہے اور اوروں کو کہتا ہے کہ تم سود کے معنی نہیں جانتے اور جائز کہتا ہے، اس کے اصرار پر شرع کا کیا حکم ہے۔

الجواب سود مطلقاً حرام ہے بہت ہو یا تھوڑا قال اللہ تعالٰی وحرم الربٰو۔ زید کا اسے حلال کہنا اس کی حلت پر اصرار کرنا موجب کفر ہے اس پر توبہ فرض ہے از سر نو مسلمان ہو پھر اگر عورت راضی ہو تو اس سے نکاح جدید کرے اور اگر نہ مانے تو مسلمان اسے قطعاً چھوڑ دیں اس کے پاس بیٹھنا اٹھنا حرام ہے، قال اللہ تعالٰی واما ینسینک الشیطٰن فلا تقعد بعد الذکرٰی مع القوم الظالمین۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ از موضع پرتاب پور پرگنہ وضلع بریلی مرسلہ محبوب عالم صاحب ۱۸ ربیع الآخر شریف ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید مرید خاندان عالیہ مداریہ میں ہے اور نماز روزہ کا پابند ہے اور بصدق دل کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہے، خدا کی حق اور رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو برحق اور عقیدہ اہل سنت والجماعت کا پابند ہے لہذا خدمت بابرکت میں مستدعی ہے کہ عند الشرع ایسا شخص مسلمان اور صاحب ایمان ہے یا نہیں

الجواب جب وہ اللہ و رسول کو برحق جانتا ہے اور تمام عقائد ایمانیہ کا سچے دل سے معتقد ہے اور کوئی قول یا فعل تکذیب یا توہین کا اس سے صادر نہیں ہوتا۔ جاہل مداریوں وغیرہم کی طرح شریعت کو لغو نہیں سمجھتا تو بیشک وہ مسلمان ہے، واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ مسئولہ آدم ابراہیم صاحب از کچھ انجار ضلع کچھ بھوج لوم بیر،

۱ـ ایک شخص کہتا ہے کہ لا الٰہ الا اللہ فرض ہے محمد رسول اللہ واجب ہے کیونکہ قرآنی آیت سے تو پورا کلمہ ایک جگہ ثابت نہیں ہاں احادیث سے ضرور ثابت ہے، غلط ہے یا صحیح؟

۲ـ ایک شخص کہتا ہے کہ ہم کو قرآن و حدیث سے ضرور نہیں تم آپ ہی اس کے ورق لوٹا کر و نماز تم ہی پڑھو سر نیچے اور چوتڑ اوپر کون کرے، ایسے لوگوں کو کیا کہنا اور بیعت ان سے کرنا کس طرح ہے، زعم یہ ہے کہ قرآن مولویوں نے بنایا ہے مولویوں کے قرآن کو نہ ماننا چاہئے،

۳ـ ایک شخص بروئے حلف یہ کہے کہ میں مسلمان ہوں وہابی نہیں، اللہ کو ایک جانتا ہوں رسول اللہ کو نبی برحق اور اولیائے عظام کو برابر جانتا ہوں کرامت کا قائل ہوں حنفی مذہب کا پابند ہوں، جو لوگ پھر بھی اعتبار نہ کریں تو کیا کیا جاوے، قرآن اور اللہ پر یقین نہ کرنے والوں کو کیا کہا جائے، بینوا توجروا۔

الجواب ۱ـ وہ شخص جھوٹ کہتا ہے، شریعت مطہرہ پر افترا کرتا ہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ دونوں کا ماننا ہر فرض سے اعظم فرض اور یکساں فرض ہے دونوں قرآن مجید میں ہیں یکجا نہ ہونے سے ایک کی فرضیت کیوں جاتی رہی بلکہ ان کی فرضیت تو قرآن مجید ماننے سے بھی مقدم ہے قرآن مجید کا ماننا ان کے ماننے پر موقوف ہے بلکہ ان میں بھی پہلا جملہ بغیر دوسرے جملہ کے بیکار ہے اور دوسرے جملہ کے ماننے میں پہلے کا ماننا خود آگیا صرف لا الٰہ الا اللہ سے مسلمان نہیں ہوسکتا اور صرف "محمد رسول اللہ" سچے دل سے ماننا اسلام کے لئے

کافی ہے جو اسے مانے محال ہے کہ لا الٰہ الا اللہ نہ مانے، درمختار میں ہے، یلقن بذکر الشھادتین لان الاولی لاتقبل بدون الثانیۃ یہ کہنے والا اگر فرق فرض و واجب سے غافل ہے یوہیں سنی سنائی اتنا جانتا ہے کہ فرض کا مرتبہ زیادہ ہے جب تو اسی قدر حکم ہے کہ کذاب ہے بیباک ہے، شریعت پر مفتری ہے، مستحق عذاب نار ہے اس پر توبہ فرض ہے اور اگر فرق جان کر کہتا ہے کہ محمد رسول اللہ کا ماننا یقینی لازم نہیں صرف ظنی ہے تو قطعاً کافر مرتد ہے،

۲۔ اس میں تین الفاظ ملعونہ اور تینوں کفر خالص ہے کافر مرتد کے ہاتھ پر بیعت کیا معنی جو ان اقوال پر مطلع ہو کر اسے مسلمان جانے یا اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے بزازیہ و مجمع الانہر و درمختار وغیرہا میں ہے، من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر،

۳۔ اگر اس میں کوئی بات وہابیت کی نہ دیکھی نہ کوئی قوی وجہ شبہ کی ہے تو بلا وجہ شبہ نہ کیا جائے بدگمانی حرام ہے اور اگر اس میں وہابیت پائی تو ثابت شدہ بات اس کی قسموں سے دفع نہ ہو جائے گی وہابی اکثر ایسی قسمیں کھایا کرتے ہیں، قال اللہ تعالٰی یحلفون باللہ ماقالوا ولقد قالوا کلمۃ الکفر وکفروا بعد اسلامھم، نہ ان کی قسموں کا اعتبار قال اللہ تعالٰی انھم لاایمان لھم، اور اگر وجہ سے شبہ ہے تو صرف ان قسموں پر قناعت نہ کریں بلکہ اس سے دریافت کریں کہ تو اسمٰعیل دہلوی ونذیر حسین دہلوی ورشید احمد گنگوہی و قاسم نانوتوی واشرف علی تھانوی اور ان کی کتابوں تقویۃ الایمان و معیار الحق و براہین قاطعہ و تحذیر الناس و حفظ الایمان و بہشتی زیور وغیرہا کو کیسا جانتا ہے اگر صاف کہے کہ یہ لوگ بے دین گمراہ ہیں اور یہ کتابیں کفر و ضلالت سے بھری ہوئی ہیں تو ظاہر یہی ہے کہ وہابی نہیں ورنہ ضرور وہابی ہے جھوٹوں کی قسم پر اعتبار نہ کرنا قرآن اور اللہ پر اعتبار نہ کرنا نہیں، قال اللہ تعالٰی اذا جاءک المنٰفقون قالوا نشھد انک لرسول اللہ واللہ یعلم انک لرسولہ واللہ یشھد ان المنٰفقین لکٰذبون ۝ اتخذوا ایمانھم جنۃ فصدوا عن سبیل اللہ انھم ساء ما کانوا یعملون ۝ واللہ تعالٰی اعلم،

مسئلہ ۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ان لوگوں کے بارے میں جو نہ تو علمائے کرام کے فتاوی پر عمل کریں اور نہ مانیں بلکہ علمائے کرام ورثۃ الانبیاء کو محض اس بغض پر کہ ان کے کاموں کو کیوں ناجائز بتلاتے ہیں برا کہیں،

الجواب یہ جو طلب کیا جاتا ہے وہ بھی فتوی ہی ہوگا، جو فتوی نہیں مانتے ان پر اس کا کیا اثر ہوگا، عالم دین سے بلا وجہ ظاہر بغض رکھنے پر خوف کفر ہے نہ کہ جب کہ وہ بغض ان کا فتوی شرعی ہو، منح الروض وغیرہ میں ہے، من ابغض عالما بغیر سبب ظاہر خیف علیہ الکفر، عالم دین کی توہین کھلے منافق کا کام ہے اور فقہ میں ان پر حکم کفر، حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں، ثلثۃ لایستخف بحقھم الامنافق بین النفاق ذوالعلم وذوالشیبۃ فی الاسلام وامام مقسط، مجمع الانہر میں ہے، الاستخفاف بالاشراف والعلماء کفر ومن قال للعالم عویلم او لعلوی علیوی قاصدا بہ الاستخفاف کفر، مگر وہاں کیا جائے شکایت جہاں قرآن و حدیث کی عمر بت پرستی پر نثار کی جاتی ہو، سبحٰن مقلب القلوب والابصار ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب، واللہ تعالٰی اعلم،

مسئلہ مسئولہ میر فدا علی صاحب از شہر کہنہ، انسپکٹر چونگی ۲۷ ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ ۔